سوال

میری عمر پچیس برس ہونے کو ہے، اور میری خوبصورتی بھی کوئی اتنی زیادہ نہیں، میرے لیے اب تک کسی بھی ایسے شخص کا رشتہ نہیں آیا جس کے متعلق میں اپنے لیے دین اور اخلاق میں کفو ہونے کی امید رکھوں، ایک اٹھائیس برس کے نوجوان کا رشتہ آیا جو دین اور اخلاق کا مالک تھا، جو علمی اور معاشرتی طور پر میرے لیے کفو تھا، لیکن میرے گھر والوں نے اس رشتہ سے انکار کر دیا، یہ انکار اس میں کسی عیب کی بنا پر نہیں تھا، بلکہ اس لیے کہ اس کی شہریت کسی اور ملک کی تھی میرے گھر والوں نے مجھے شادی کرنے سے روک دیا ہے اور میں اس انسان کو چاہتی ہوں، اس سے مجھے محبت ہو گئی ہے، میرے خیال میں مجھے وہ حفاظت دے گا، اور اس پر فتن دور میں میرے دین کی بھی حفاظت کرے گا یہاں میرے ملک میں عضل کے معاملات قبول نہیں کیے جاتے، اور اگر قاضی اسے قبول بھی کر لے تو وہ لڑکی کے حق میں فیصلہ نہیں دیتا، تاکہ مشکلات سے دور رہے، اور یہ چیز قضاء میں کام کرنے والوں کے علم میں ہے اس رشتہ کے متعلق صرف میری والدہ اور بہن اور چار میں سے دو بھائیوں کو علم ہے، ان میں سے ایک بھائی نے مجھے مارا پیٹا اور میری اہانت بھی کی کیونکہ میں نے اس سے شادی کرنے کا مطالبہ کیا تھا، وہ مجھے مجبور کرتے ہیں کہ میں لوگوں کے سامنے طبعی اور صحیح حالت میں ہی آیا کروں وگرنہ مجھے دوبارہ مارا پیٹا جائیگا اور تذلیل کی جائیگی وہ مجھ سے ایسا مطالبہ کرتے ہیں جس کی مجھ میں استطاعت نہیں، میں بہت پریشانی اور تکلیف و اذیت سے دوچار ہوں، میرے والد فوت ہو چکے ہیں، میرا ایک چچا اور اس کے دو بیٹے ہیں اور وہ بھی میرے گھر والوں جیسی سوچ کے مالک ہیں، بلکہ ان کی سوچ تو اس سے بھی سخت ہے، انہیں بھی اس رشتہ کے متعلق کوئی علم نہیں مجھے یقین ہے کہ اگر انہیں بھی اس رشتہ کا علم ہوا تو وہ بھی مجھے شادی کرنے سے روک دیں گے، میرا ان تک پہنچنا اور انہیں اس معاملہ کے متعلق بتانا بھی انتہائی مشکل ہے، خاص کر خاص کر چچا کے بیٹوں کو، میرا ان کے ساتھ کوئی تعلق تک نہیں ہے، اور میرے ساتھ بھائیوں کے شدید ظلم اور بائیکاٹ اور ان کی جانب سے حاصل ہونے والی اذیت کی وجہ سے مجھے ان تک پہنچنے کی کیفیت کا بھی علم نہیں تو کیا میرے بھائیوں کا مجھے شادی سے روکنا، اور پہلے سے ہی علم ہونا کہ چچا اور اس کے بیٹے بھی مجھے یہ شادی نہیں کرنے دیں گے، اور اگر انہیں علم ہو جائے کہ ان کی ولایت ساقط ہو جائیگی تو ممکن ہے بہت عظیم ضرر اور نقصان ہو جائے اس خدشہ کے ہوتے ہوئے کیا میں کسی نیک و صالح شخص کو ولی اختیار کر سکتی ہوں جو میری شادی کر دے کیونکہ میں عدالت اور قضاء کی طرف رجوع کرنے کی استطاعت نہیں رکھتی، کیونکہ وہ شرعی فیصلہ نہیں کرتے؟ اور اگر میں ایسا کروں تو کیا میں اپنی والدہ اور گھر والوں کی نافرمان شمار کی جاؤنگی جنہوں نے اسی سبب کی بنا پر میری شادی کرنے سے انکار کر دیا ہے، یہ علم میں رہے کہ میری والدہ کی شہریت بھی وہی ہے جو رشتہ آنے والے نوجوان کی ہے

جواب

الحمد للہ

اول :

ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"ولی کے بغیر نکاح نہیں ہے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (2085) سنن ترمذی حدیث نمبر (1101) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1881) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں سے صحیح قرار دیا ہے

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے اور اگر جھگڑا کریں تو جس کا ولی نہ ہو اس کا حاکم ولی

ہے"

مسند احمد حدیث نمبر (24417) سنن ابوداود حدیث نمبر (2083) سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2709) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

دوم :

جب ولی اپنی ولایت میں موجود عورت کو مناسب اور برابر کے رشتہ آنے پر اس کی شادی نہ کرے جس سے وہ شادی کرنے پر راضی ہو تو اس نے اسے شادی کرنے سے روک دیا، اس طرح اس کی ولایت منتقل ہو کر بعد والے عصبہ مرد کو حاصل ہو جائیگی، اور پھر قاضی کو

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

عضل کا معنی یہ ہے کہ عورت کو اس کے مطالبہ پر مناسب اور کفوء کے رشتہ سے شادی کرنے سے منع کر دینا، جبکہ دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کی رغبت رکھتے ہوں

معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی بہن کی ایک شخص سے شادی کر دی تو اس شخص نے میری بہن کو طلاق دے دی، اور جب اس کی عدت گزر گئی تو وہ اس سے دوبارہ شادی کرنے کے لیے آیا تو میں نے اسے کہا :

میں نے اس سے تیری شادی کی، اور تیرا بستر بنایا اور تیری عزت واحترام کیا تو نے اسے طلاق دے دی اور اب اس کا دوبارہ رشتہ طلب کر رہے ہو! اللہ کی قسم وہ تیرے پاس دوبارہ کبھی نہیں لوٹ سکتی، اور اس شخص میں کوئی حرج بھی نہ تھا اور عورت بھی اس کے پاس واپس جانا چاہتی تھی

تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمادی :

"تم انہیں مت روکو"

تو میں نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اب میں کرتا ہوں، تو انہوں نے اپنی بہن کی شادی اس سے کر دی " اسے بخاری نے روایت کیا ہے

چاہے مہر مثل یا اس سے کم میں شادی کرنے کا مطالبہ کرے، امام شافعی اور ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا یہی کہنا ہے

چنانچہ اگر عورت کسی بعینہ کفوء رشتہ سے شادی کرنے کی رغبت رکھتی ہو اور ولی کسی اور کفوء والے رشتہ سے اس کی شادی کرنا چاہتا ہو، اور جس شخص سے وہ عورت شادی کرنا چاہتی ہے اس سے شادی نہ کرے تو وہ اس کو شادی سے روکنے والا یعنی عاضل شمار ہوگا

لیکن اگر وہ عورت کفوء کے بغیر کسی اور شخص سے شادی کرنا چاہتی ہے تو ولی اسے اس سے منع کر سکتا ہے، تو اس صورت میں وہ عاضل شمار نہیں ہوگا

دیکھیں : المغنی (383/9).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب ولی عورت کو کسی ایسے شخص سے شادی کرنے سے منع کر دے جو دین اور اخلاق میں اس کا کفوء ہو تو ولایت اس کے بعد والے عصبہ مرد ولی میں منتقل ہو جائیگی، اور اگر وہ سب اس کی شادی کرنے سے انکار کریں جیسا کہ غالب میں ہے تو یہ ولایت شرعی حاکم میں منتقل ہو جائیگی، اور شرعی حاکم اس عورت کی شادی کریگا

اور اگر اس تک معاملہ اور مقدمہ پہنچتا ہے اور اسے علم ہوجائے کہ اس کے اولیاء نے شادی کرنے سے منع کردیا ہے تو اس پر اس کی شادی کرنا واجب ہے، کیونکہ جب خاص ولایت حاصل نہ ہو تو حاکم کو عام ولایت حاصل ہے

فقہاء رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب ولی آنے والے رشتہ کو بار بار رد کردے اور وہ رشتہ کفو بھی ہو تو اس طرح وہ فاسق بن جائیگا، اور اس کی عدالت اور ولایت ساقط ہوجائیگی، بلکہ امام احمد کے مسلک میں مشہور یہ ہے کہ اس کی امامت بھی ساقط ہوجائیگی، اس لیے وہ مسلمانوں کو نماز بھی نہیں پڑھا سکتا، اور یہ معاملہ بہت خطرناک ہے

جیسا کہ ہم اوپر اشارہ کرچکے ہیں کہ بعض لوگ اپنی ولایت میں موجود عورت کا مناسب اور کفو رشتہ آنے پر رد کردیتے ہیں، لیکن لڑکی قاضی کے پاس آکر شادی کا مطالبہ کرنے سے شرماتی رہتی ہے، یہ فی الواقع اور حقیقت ہے، لیکن اس لڑکی کو مصلحت اور خرابی میں موازنہ کرنا چاہیے کہ کس چیز میں زیادہ خرابی پائی جاتی ہے :

کہ وہ اس طرح شادی کے بغیر رہے اور اس کا ولی اس پر کنٹرول کرے اور اپنی مرضی اور خواہش و مزاج کے مطابق حکم چلائے اگر وہ بڑی ہوجائے اور نکاح کرنا چاہے تو اس کی شادی کردے یا پھر وہ قاضی کے پاس جاکر شادی کا مطالبہ کرے حالانکہ یہ اس کا شرعی حق بھی ہے ؟

بلاشک دوسرا بدل پہلے سے بہتر ہے، وہ یہ کہ لڑکی قاضی کے پاس جاکر شادی کا مطالبہ کرے کیونکہ یہ اس کا حق ہے؛ اور اس لیے بھی کہ اسکا قاضی کے پاس جانا اور قاضی کا اس کی شادی کردینے میں دوسرے کی بھی خیر اور بھلائی اور مصلحت پائی جاتی ہے

کیونکہ اس کے علاوہ ہوسکتا ہے دوسری عورت بھی اسی طرح قاضی کے پاس آجائے جیسے وہ آئی ہے، اور اس لیے بھی اس کا قاضی کے پاس آنے میں اس طرح کے لوگوں کے لیے ڈر اور روکنے کا بھی باعث ہے جو اپنی ولایت میں موجود عورتوں پر ظلم کرتے ہوئے ان کی مناسب رشتہ آنے پر شادی نہیں کرتے یعنی اس میں تین مصلحتیں پائی جاتی ہے :

پہلی مصلحت :

اس عورت کےلیے ہے جو یہ مقدمہ قاضی کے پاس لے جائے تاکہ وہ شادی کے بغیر نہ رہے

اور دوسری مصلحت : اس کے علاوہ دوسری عورت کےلیے دروازہ کھلے گا جو اسی انتظار میں ہے کہ کوئی مقدمہ پیش کرے اور ہم بھی جائیں

اور تیسری مصلحت : ان اولیاء کو روکا جاسکے گا جو اپنی بیٹیوں یا اپنی ولایت میں موجود عورتوں پر اپنی مرضی ٹھونستے ہیں اور جو چاہتے ہیں کرتے ہیں

اور اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کی بھی مصلحت پائی جاتی ہے کہ آپ نے فرمایا :

"جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اس کا نکاح کردو، اگر ایسا نہیں کروگے تو زمین میں بہت زیادہ فتنہ وفساد ہوگا"

اور اسی طرح اس میں خاص مصلحت پائی جاتی ہے وہ یہ کہ اس طرح ان لوگوں کی ضرورت پوری ہوگی جو دین اور اخلاق میں کفو عورتوں سے رشتہ کرنا چاہتے ہیں" انتہی

ماخوذ از : فتاوی اسلامیۃ (148/3).

سوم :

آپ کے سوال سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کے بھائیوں نے آپ کو دوسرے کفو رشتہ سے نہیں روکا، اس لیے آپ اس معاملہ میں جلدی مت کریں، ہوسکتا ہے اللہ تعالی آپ کےلیے کوئی ایسا رشتہ بھیج دے جس کے دین اور اخلاق سے آپ راضی ہوں اور آپ کے بھائیوں کو بھی اس سے اللہ خوش کردے

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس رشتہ سے انکار میں آپ کے بھائی معذور ہوں، کیونکہ وہ آپ کے ملک کی شہریت نہیں رکھتا، اور یہ چیز واقع سے ثابت ہے کہ اس طرح کی شادیوں میں بہت ساری مشکلات پیدا ہوتی ہیں

جب وہ کفو اور مناسب رشتہ آنے کے باوجود بار بار آپ کی شادی کرنے سے انکار کریں، تو آپ کو عدالت جانے کا حق حاصل ہے، اور اگر قاضی بزدل ہو اور آپ کے اولیاء کے خوف سے آپ کی شادی نہ کرے تو آپ کے سامنے یہی حل رہ جائیگا کہ آپ اسلامک سینٹر یا امام مسجد کو اپنا ولی بنا کر اسے کہیں کہ وہ آپ کی شادی کرے، کیونکہ یہ ضرورت ہے

یہی بہتر ہے کہ آپ کسی نیک وصالح قسم کے امام مسلمان کو عقد نکاح میں اپنا ولی مقرر کریں

اس طرح کی حالت میں یہی حکم ہے

لیکن ہم یہاں آپ کو یہی مشورہ دیں گے کہ آپ اپنے خاندان اور گھر والوں کی رضامندی سے ہی شادی کریں، کیونکہ غالب میں جو کوئی بھی اپنے گھر والوں کی رضامندی کے بغیر یہ کام کرتا ہے تو وہ ہمیشہ کے لیے اپنے گھر اور خاندان والوں کا خسارہ برداشت کرتا ہے، اس بنا پر اسے اختیار کرنے سے قبل آپ موازنہ کریں کہ :

آیا اس طریقہ سے آپ کا شادی کر کے اپنے گھر والوں کا خسارہ برداشت کرنا بہتر ہے، یا کہ آپ صبر اور انتظار کریں ہوسکتا ہے آپ کے گھر والوں کے پاس کوئی ایسا رشتہ آجائے جسے آپ بھی پسند کریں اور وہ بھی پسند کرتے ہوں

ان دونوں میں مقارنہ اور موازنہ حالات کے اعتبار سے مختلف بھی ہوسکتا ہے کہ جیسی حالت ہو ویسا ہی موازنہ، بعض اوقات پہلا اختیار اس کے لیے بہتر ہوتا ہے جس کی عمر زیادہ ہو چکی ہو، اور شادی کی فرصت اور مواقع نہ رہے ہوں، اور دوسرا اختیار ایسی عورت کے ہاں مقبول ہوتا ہے جو ابھی کم عمر ہو اور امید رکھتی ہو کہ ایک یا دو برس انتظار کرنے سے اللہ اس کے لیے نیک وصالح خاوند مہیا کر دے گا، اور اس کی شکایت ختم ہو جائیگی

آخر میں ہم یہ کہیں گے کہ سارا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اس لیے آپ کو اللہ عزوجل سے رجوع کرنا اور اس سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ آپ کے گھر والوں کو ہدایت نصیب فرمائے، اور آپ کو نیک وصالح خاوند اور اولاد نصیب کرے جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے معاملہ کو آسان فرمائے اور آپ کی پریشانی اور غم دور کرے

واللہ اعلم.